

أردو

طريقہ طہارت و نماز

رسائل
ی الطہارۃ و الصلاۃ



مکتب الدعوۃ بحیی الروضۃ

طريقة طهارت وصلوة (نماز)

لأصحاب الفضيلة

ساختة الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز - رحمہ اللہ

الشیخ محمد بن صالح العثيمین - رحمہ اللہ

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب - رحمہ اللہ

نظر ثانی

مترجم

مولانا عزیز الرحمن سلفی

شمس الحق بن اشتقاق اللہ

المکتب التعاونی للدعوه والإرشاد و توعية الجاليات بالشافعی

ص.ب ٤٢٢١٩٠٦ فاکس: ٤٢٠٠٦٢٠ هاتف: ١١٤١٨ الریاض ١٧١٧

ج) المكتب العارفي للدعاية والإرشاد وتنمية المجالات بالشفاء . ١٤٢٢ م

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن باز ، عبدالعزيز بن عبدالله

رسائل في الطهارة وانصلاة . الرياض .

٦٤ حس : ١٧x١٢

ردمك : ٤ ٢٥ ٨٤٣ ٩٩٧٠

(النص باللغة الوردية)

١. العبادات (فقه اسلامي) ٢. العصلة ٣. الطهارة (فقه اسلامي)

أ العنوان

٢٢. ٣٥٤٩

ديوي ٢٥٢

رقم الإيداع : ٢٢/٣٥٤٩

ردمك : ٤ - ٢٥ - ٨٤٣ - ٩٩٧٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى

١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ م

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز نبوی کا طریقہ

عبدالعزیز بن باز کی جانب سے ہر اس شخص کے نام یہ بیان ہے:
جور سول اکرم ﷺ کے طریقہ کار کے مطابق نماز ادا کرنے کا خواہ شد
ہو، نبی ﷺ کے فرمان "صَلُّوا كَمَارَ أَيْمُونِي أَصَلَّى" (رواه البخاری) پر
عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کی نماز ادا ہو۔

۱- کامل وضو کرے: اللہ تعالیٰ کے حکم، اس کے تابع ہوئے طریقہ کے
مطابق وضو کرے، جیسا کہ ارشاد اُنہی ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى
الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدہ: ۶)۔

(اے ایمان والوا! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کو
کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سر و سوں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو
(لو)۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: "لَا تُقْبِلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهُورٍ"۔
(بغیر وضو کے کوئی نماز مقبول نہیں ہوتی)۔

۲- نمازی قبلہ رخ ہو: نمازی کہیں بھی ہو قبلہ کعبہ ہی ہو گا، اپنے تکمیل جسم اور دل سے قبلہ رخ ہو کر نماز کی نیت کرے جسے وہ ادا کرنا چاہتا ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل، زبان سے نیت کی ادائیگی نہ کرے کیونکہ یہ امر غیر مشروع ہے، نہ تو نبی کریم ﷺ نے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبان سے نیت کی ہے۔

اگر نمازی امام یا منفرد ہو تو نبی ﷺ کے حکم کے بموجب اس کے لئے قبلہ کی جانب سترہ رکھ لینا مسنون ہے۔

۳- عکبیر تحریمہ (الله اکبر) کہے، اور اس کی نگاہ سجدہ گاہ کی طرف ہو۔

۴- عکبیر کے وقت دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائے۔

۵- دونوں ہاتھ سینے پر رکھے، دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر ہو، جیسا کہ واکل بن حجر اور قبیصہ بن حلب الطائی رضی اللہ عنہما کی روایت میں وارد ہے۔

۶- نمازی کے لئے دعاء شاء پڑھنا مسنون ہے، اور یوں کہے: ”اللَّهُمَّ يَا عِدَّ

بَيْنِ وَبَيْنِ خَطَايَايِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اللَّهُمَّ نَفَّنِي مِنْ

خَطَايَايِيْ كَمَا يُنْفِقَ التَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايِيْ

بِالْمَاءِ وَالثَّلِجِ وَالْبَرَدِ“۔

(اے اللہ دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان، جس قدر کہ دور رکھا ہے تو نے مشرق کو مغرب سے، اے اللہ صاف کر دے مجھے

گناہوں سے جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل چیل سے۔ اے اللہ! دھو دے میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے)۔

اگر چاہے تو اس کے بد لے یہ دعا پڑھے : "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمَكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

(اے اللہ تو پاک ہے، تیری ہی حمد ہے، تیرا نام با برکت ہے، تیری شان بلند ہے، تیرے سوا کوئی لاائق عبادت نہیں)۔

پھر "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" پڑھے، اور سورہ فاتحہ پڑھے؛ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"۔

(جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز ہی نہیں ہوئی)۔ اور اسکے بعد (آمین) باؤز بلند کبے اگر جبری نماز پڑھ رہا ہو، پھر قرآن کریم سے جو کچھ یاد ہو پڑھے۔

ے۔ تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھاتے ہوئے رکوع کرے: سر پینج کے برابر کرے، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع میں اطمینان ہو اور یہ دعا پڑھے: "سُبْحَانَ رَبِّيِ الْعَظِيمِ"۔ (پاک ہے میرا عظمت والا رب)۔

دعا کا تین بار یا اس سے زیادہ دہراتا افضل ہے، اور اس کے ساتھ

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ کا بھی پڑھنا افضل ہے۔

(پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب تو ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے،
اللہی مجھے بخش دے)۔

-۸- رکوع سے سراخھائے: اگر نمازی امام یا منفرد ہو تو اپنے دونوں ہاتھ
کندھوں یا کانوں تک اٹھاتے ہوئے کہے: ”سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدَهُ“ (اللہ نے
اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی)۔ اور قیام کی حالت میں کہے: ”رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ
وَمِلْءُ مَا شِتَّتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ“۔

(اے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لئے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور
بابرکت تعریف، آسمان و زمین اور ان کے علاوہ جو تو چاہے ان سب کے
برابر)۔

اس کے بعد اگر اس دعا کا بھی اضافہ کر لے تو افضل ہے: ”أَهْلَ النَّاءِ
وَالْمَجْدِ، أَحَقَّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا
مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الجَدْمِنْكَ الْجَدَدُ“۔

(اے تعریف و بزرگی والے، بندے کی تمام تعریفوں کا سب بے زیادہ
حددار تو ہی ہے، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، الہی! جو تو عطا کرے کوئی
روک نہیں سکتا، اور جو توروک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور کسی دولتمند

کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہیں دے سکتی)۔

کیونکہ بعض صحیح روایتوں میں نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔

اور اگر نمازی مقتدی ہو تو رکوع سے سراخھاتے وقت "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ..... إِنَّكَ" کہے، اس وقت ہر شخص کے لئے سینے پر ہاتھ رکھ لینا مستحب ہے، جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں کیا تھا، جیسا کہ واکل بن ججر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے۔

۹۔ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرے، ہو سکے تو گھننوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھے: اگر اس میں کوئی دشواری ہو تو دونوں ہاتھ گھننوں سے پہلے رکھ لے، دونوں پیروں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور سجدہ ان ساقتوں اعضا پر کرے:

پیشانی ناک کے ساتھ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر کی انگلیوں کا باطنی حصہ، اور "مُبَحَّانَ رَبِّيُ الْأَعْلَى" (پاک ہے میرا رب برتر) کہے، اور اسے تین بار یا اس سے زیادہ دہراتے۔

اس کے ساتھ "مُبَحَّانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ الْمُحْمَدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" (اے اللہ تو پاک ہے، اے رب تو ہی تعریفوں کے لا اتھ ہے، الہی! مجھے بخش دے) کہنا مستحب ہے، اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "أَمَا الرَّكُوعُ فَعَظَمُوا إِيمَانَهُ الرَّبَّ، وَأَمَا السُّجُودُ فَاجْتَهَدُوا فِي الدَّعَاءِ فَقَمِنْ

آنِ استحباب لکم۔

(رکوع میں رب کی بڑائی بیان کرو، اور سجدہ میں کثرت سے دعا کرو،
کیونکہ یہ دعاؤں کی تولیت کے لئے بہتر وقت ہوتا ہے)۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ ساجِدٌ
لَا كَثُرُوا مِنَ الدَّعَاءِ“ رَوَاهُمَاسُسِيمُ فِي صَحِيحِهِ۔

(بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے قریب ہوتا ہے، لہذا کثرت سے
دعائیں کرو)۔

الله تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کا
سوال کرے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل، دونوں بازو پہلو سے، پیٹ رانوں سے،
اور ران پنڈلیوں سے علیحدہ رکھے، اور دونوں بازو زین سے انہائے رکھے،
جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”اعْتَدُلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطِطُ أَحَدٌ كُمْ
ذِرَاعَيْهِ انبِسَاطُ الْكَلْبِ“۔

(سجدہ میں اعتدال رکھو، اور کوئی شخص کتے کے بیٹھنے کی طرح بازوں کو نہ
بچھائے)۔

۱۰- سکیر کہتے ہوئے اپنا سر انھائے، بیاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھئے اور دیاں
پیر کھڑا رکھے، دونوں ہاتھ دونوں رانوں اور گھنٹوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھئے:
”رَبَّ اغْفِرْ لِي، رَبَّ اغْفِرْ لِي، رَبَّ اغْفِرْ لِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي،“

وَارْزُقْنِي، وَغَافِرْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبَرْنِي۔

(اے میرے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے، اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے روزی اور صحت دے، مجھے ہدایت دے اور میرے نفاذ کی تلافی کر دے)۔
رکوع سے کفر ہونے کی طرح جلسہ میں بھی اطمینان کا انتظام کرے
یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آجائے، کیونکہ نبی ﷺ رکوع کے بعد اور
دونوں سجدوں کے درمیان لمبا اعتدال کرتے تھے۔

۱۱۔ ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دونوں سجدہ بالکل پہلے سجدہ کی طرح کرے۔

۱۲۔ ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سراہٹائے، اور دونوں سجدوں کے درمیان
بیٹھنے کی طرح تھوڑا سا بیٹھنے، اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں، صحیح ترین قول کے
مطابق یہ مستحب ہے، اسے ترک کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، نہ ہی اس
میں کوئی ذکر یاد عاہے۔ پھر ہو سکے تو دونوں گھنٹوں پر ہاتھ کا ٹیک لگاتے ہوئے
دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو، اور اگر ایسا کرتا دشوار ہو تو زمین پر ہاتھ ٹیک
کرائیں، پھر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن سے جو سورت یا آیتیں یاد ہوں
پڑھے، پھر اسی طرح کرے جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

مقتدی کا امام سے پہلے ارکان کی ادائیگی کے لئے سبقت کرنا جائز نہیں،
کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے ذریما ہے، امام کے ساتھ ساتھ ارکان

کی ادائیگی بھی اسی طرح مکروہ ہے، مسنون یہ ہے کہ مقتدی کے تمام افعال امام کی آواز نوٹنے کے بعد بلا تاخیر ہوں، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”إِنَّمَا جُعْلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمْ بِهِ فَلَا تَحْتَلِفُوا عَنْهُ إِذَا كَبَرُوا وَإِذَا قَالَ سَمْعَ اللَّهِ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا إِنَّا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاسْجُدُوا“ متفق علیہ۔

(امام اس لئے بنا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے بلہذا اس کی مخالفت نہ کرو، پس جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کرو، اور ”سمع اللہ لمن حمده“ کہے تو ”ربنا وَلَكَ الحَمْد“ کرو، اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو) بخاری و مسلم۔

۱۳۔ اگر نماز ثانی یعنی دور کعت والی ہو مثلاً نماز فجر، جمعہ اور عید کی نماز، تو دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دیاں پیر کھڑا کر کے بیاں پیر بچھا کر بیٹھے، دیاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے در انحالیکہ شہادت کے انگلی کے علاوہ بقیہ تمام انگلیاں سکھی ہوئی ہوں، شہادت کی انگلی سے وحدانیت کا اشارہ کرے، اگر خنصر اور بنصر کو سمیت لے اور انگوٹھا اور درمیانی انگلی کا حلقة بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے تو بہتر ہے، کیونکہ دونوں طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں، افضل یہ ہے کہ کبھی اس پر عمل کرے اور کبھی اس پر، بیاں ہاتھ دائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس جلسے میں تشهد پڑھے، تشهد یہ ہے: ”التحيات لِلَّهِ، وَالصَّلَواتُ وَالطَّيَّاباتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدٌ أَعْبُدُهُ وَرَسُولُهُ ..

(تمام تعریفیں اور دعائیں اور پاکینہ چیزیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو جنم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

پھر یوں کہے: "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"۔

(اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرماء، جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کے لا اُن اور بزرگ ہے، اور برکت نازل فرمحمد اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لا اُن حمد اور بزرگ ہے۔

اور چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کہے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحِيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔

(اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور عذاب قبر سے، اور زندگی و موت کے فتنے سے، اور مسیح دجال کے فتنے سے)۔

پھر دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو بھی دعا کرنا چاہے کرے، اپنے والدین یا دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ فرض نماز ہو یا نفلی، پھر ”السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کہتے ہوئے دائیں اور باہمیں سلام پھیرے۔

۱۲۔ اگر نماز ملائی (تین رکعت والی)۔ مثلاً نماز مغرب - یاربائی (چار رکعت والی) مثلاً ظہر، عصر، یا عشاء کی نماز ہو تو مذکورہ تشهد پڑھے اور نبی ﷺ پر درود بھیجیے، پھر اپنے دونوں گھنٹوں پر ٹیک لگا کر، دونوں ہاتھ موعظوں تک اٹھاتے ہوئے ”اللہ اکبر“ کہہ کر کھڑا ہو جائے، اور دونوں ہاتھ پہلے کی طرح سینے پر رکھے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھئے۔

اگر کبھی ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے علاوہ کچھ اور پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ ابی سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے، پھر مغرب کی تیسری اور ظہر، عصر، اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد تشهد پڑھے، نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجیے، عذاب جہنم اور عذاب قبر، زندگی و موت کے فتنہ اور مسکن دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ جیسا کہ دور رکعت والی نماز میں بیان ہو چکا ہے۔

البتہ اس قعدہ میں تورک کرے، یعنی بیان پیر دائیں پیر کے یہی سے

نکلتے ہوئے مقعد زمین پر رکھے اور دیاں پیر کھڑا ہو۔ جیسا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔ پھر ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔

پھر تم مرتباً ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ کہہ کر یہ دعا پڑھے: ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكَتْ يَادُكَ الْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدَدُ مِنْكَ الْجَدَدُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ التَّعْمَلُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحْلِصِينَ لِهِ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔“

(اُمی! تو سلامتی والا ہے، اور تمھی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بابرکت ہے، اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی باوثاہی ہے، وہی سزاوار حمد و شناہی، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اُمی! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا، کسی دولتمند کی دولت اسے تیرے عذاب سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی، نہیں ہے کوئی قدرت اور طاقت۔ نقشان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی۔ مگر اللہ کے لئے، نہیں ہے کوئی معبد برحق مگر اللہ، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں

پہنچتا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے، اور اسی کی اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی
اُنِّی عبادت مگر اللہ، اسی کے لئے ہماری اطاعت ہے اگرچہ کافر بر امانیں)۔

۳۳ مرتبہ اللہ کی تسبیح بیان کرے (یعنی "سُبْحَانَ اللَّهِ" کہے)، اور اسی
مقدار میں تمجید (الْحَمْدُ لِلَّهِ) و تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) کرے اور سو کی تعداد اس دعا
سے مکمل کرے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"۔

(اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی
بادشاہی ہے، اور وہی سر اور حمد و شنا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

ہر نماز کے بعد آیہ انکری، قل حوانہ اللہ احمد، قل آعوذ بر رب الفلق ، اور
قل آعوذ بر رب الناس پڑھے، ان تینوں سورتوں کا نماز فجر اور مغرب کے بعد
تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، جیسا کہ اس کے متعلق نبی ﷺ سے صحیح
حدیث وارد ہے، اسی طرح مذکورہ دعاؤں کے علاوہ نماز فجر اور مغرب کے بعد
یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ بِحِسْبِ رَبِّيْمِتْ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" یہ دعا دس بار پڑھے، کیونکہ
ایسا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

اگر امام ہو تو تین مرتبہ استغفار اور "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكَتْ يَا ذَالْجَلَلُ وَالْأَكْرَامُ" کہنے کے بعد مقتدوں کی طرف رخ کرے،

پھر مذکورہ دعائیں پڑھے، جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت شدہ اکثر روایتیں اس پر
والت کرتی ہیں، جن میں صحیح مسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت
بھی ہے، یہ تمام دعائیں مسنون ہیں فرض نہیں۔

ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے مستحب ہے کہ وطن میں اپنے گھر مقیم
شخص بارہ رکعتوں پر محافظت کرے، جو اس طرح ہیں: چار رکعتیں ظہر سے
پہلے، دور رکعتیں اس کے بعد، دور رکعت مغرب کے بعد، دور رکعت عشاء کے
بعد، اور دور رکعت نماز فجر سے پہلے۔ نبی اکرم ﷺ ان کی محافظت کرتے تھے،
انہیں سنن رواۃب کہتے ہیں۔

صحیح مسلم میں امام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ تَطَوَّعَ عَبْدُ اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي
الجَنَّةِ۔“

(جس نے رات و دن میں بارہ رکعت نفلی نمازیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے
لئے جنت میں گھر بنائے گا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ذکر کرنے کے بعد یہی تفسیر
کی ہے جو ہم نے ذکر کی۔

البته حالت سفر میں نبی ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی نیمیں ترک کر دیتے
تھے مگر سنت فجر اور وتر کی محافظت کرتے، ہمارے لئے آپ ﷺ کی سیرت

اسوہ حسنہ ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ الأحزاب: ۲۱۔

(یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و عمل میں بہترین نمونہ موجود ہے)۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "صلوا اکمّاراً يَتّمُونِي أَصْلَى"۔
(تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)۔

وَاللَّهُ وَلِيَ التَّوْفِيقَ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ بِالْحَسَانِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔

نماز با جماعت کی اہمیت

عبدالعزیز بن باز کی جانب سے تمام مسلمانوں کے لئے:

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا و خوشبودی حاصل کرنے کی توفیق بخشے، مجھے اور تمام مسلمانوں کو اپنے ذر نے والے اور حقیقی بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

سلام اللہ علیکم ورحمة وبرکاتہ، امابعد:

مجھے معلوم ہوا کہ بہت سارے لوگ جماعت سے نماز کی ادائیگی میں سستی بر تے ہیں، اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ کچھ علماء کرام نے اس سلسلے میں آسانی دی ہے، لہذا نماز کی عظمت و اہمیت اور خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بیان واضح کرنا ضروری سمجھا۔

☆ مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ ایسے معاملہ میں سستی کرے جس کی اہمیت و عظمت کتاب و سنت میں بیان کی گئی ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کثرت سے نماز کا ذکر کیا ہے، اس کی حفاظت اور جماعت سے ادائیگی کا حکم دیا ہے، اس میں سستی اور بے پرواہی کو منافقین کی صفت قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: ﴿ حَاطِطُرَاعَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْكَى وَهُمُّو الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ ۚ﴾

البقرۃ: ۲۳۸۔

(نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی، اور اللہ تعالیٰ کے لئے با ادب کھڑے رہا کرو)۔

☆ جو شخص اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اسے ادا نہ کرتا ہو اس کے متعلق یہ کیسے سمجھا جائے گا کہ وہ اس کی تعظیم کرتا ہے اور اس کو اہمیت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُو الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ البقرۃ: ۴۳۔

(اور نماز کو قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو)۔

یہ آیت بالکل صراحت کے ساتھ نماز بجماعت واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، صرف اس کو ادا کرنا مقصود ہوتا تو آیت کے آخری حصہ ﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ کی کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ آیت کے پہلے حصہ میں اس کو پڑھنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقِمْ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَتَقْمِ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَكَ وَلَيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ إِذَا سَجَدُوا فَلَيُكَوِّنُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلَنَاتٍ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يَصِلُوا مَعَكَ وَلَيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ﴾ النساء: ۱۰۲۔

(اور جب تم ان میں موجود ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے تھیمار لئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ

کر چکیں تو یہ ہٹ کر بیچھے آ جائیں، اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے۔

جب اللہ نے جنگ کی حالت میں نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا، تو پھر امن کی حالت میں اس کا کیا حکم ہو گا؟

☆ اگر کسی کو جماعت چھوڑنے کی اجازت ہوتی تو جو لوگ جنگ میں اور دشمنوں کے مقابلہ پر موجود ہوں وہ اس کے زیادہ مستحق ہوتے۔

جب انہیں اجازت نہیں دی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اہم ترین واجبات میں سے ہے، اور کسی کا بھی اس سے بیچھے رہنا جائز نہیں ہے۔

☆ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لَقَدْ هَمِمْتُ أَنْ أَمْرِ بِالصَّلَاةِ لِتَقْعَامُ، ثُمَّ أَمْرَ رَجُلًا أَنْ يُصْلِي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلَقَ بِرَجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ، إِلَى قَوْمٍ لَا يَشَهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأَحَرَقَ عَلَيْهِمْ بَيْوَتَهُمْ" الحدیث۔

(میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور جماعت کھڑی ہو، پھر ایک شخص کو امامت کے لئے کھڑا کر دوں، پھر چند لوگوں کے ساتھ ایندھن لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نمازوں میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے ساتھ ان کے

گھروں کو بھی جلاڈالوں)۔

☆ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں: ”لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَحَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ عَلَمَ نِفَاقَهُ، أَوْ مَرِيضٌ، وَإِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ الرِّجْلَيْنِ حَتَّىٰ يَأْتِي الصَّلَاةَ“۔ (میں نے دیکھا کہ نماز سے وہی شخص پچھے رہتا تھا جو منافق ہو، اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہو، یا مریض، اگرچہ مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر نماز کو آتا تھا)۔

نیز انہوں نے فرمایا: ”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَنَا سُنَّةَ الْهُدَىٰ، وَأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الْهُدَىٰ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤْذَنُ فِيهِ“۔ (نبی ﷺ نے ہمیں ہدایت کا طریقہ سکھایا جس میں یہ بات بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں ادا کی جائے جس میں اذان ہوتی ہے)۔

صحیح مسلم ہی میں انہیں سے روایت ہے فرمایا: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدَاءً مُسْلِمًا فَلِيَحْفَظْ عَلَىٰ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يَنْادِي بِهِنْ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَّةَ الْهُدَىٰ، وَإِنَّهُمْ مِنْ سُنَّةِ الْهُدَىٰ، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلَّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكُتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَّلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فِي حِسْنِ الطَّهُورِ، ثُمَّ يَعْمَدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِمُكَلَّ خُطْوَةٍ يَخْطُرُهَا حَسَنَةٌ، وَيَرْفَعُهُ بِهَا درَجَةٌ،

وَيَحْطُّ عَنْهُ بِهَا سَيْنَةٌ، وَلَقَدْ أَيْتَاهُ مَا يَخْلُفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النُّفَاقِ،
وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يَهُادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامُ فِي الصَّفِّ۔

(جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ کل مسلمان ہو کر (بن کر) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ ان نمازوں کو مسجد میں ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو ہدایت کے طریقے سکھائے اور نماز کی محافظت انہیں میں سے ہے، اگر تم گھروں میں نماز پڑھنے لگو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت ترک کرنے والے ہو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص اچھی طرح کامل وضو کر کے مسجد کی طرف چلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بد لے ایک نیکی لکھتا ہے، اور ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹاتا ہے، میں نے دیکھا کہ جماعت سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلا منافق ہو، اور (مریض یا معدود) آدمی کا بھی یہ خال تھا کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان گھستتے ہوئے مسجد آتا تھا کہ جماعت سے نماز ادا کر سکے۔

☆ صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس کوئی شخص نہیں جو مسجد پہنچا سکے تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟“ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”**هَلْ تَسْمَعُ النَّذَاءِ بِالصَّلَاةِ؟**“ کیا تم اذان کی آواز

سنتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَاجِبٌ“ پھر مسجد میں حاضر ہوا کرو۔

☆ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے سلسلے میں بہت ساری حدشیں ہیں، ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اس کا خیال کرے، اس طرف سبقت کرے، اور آپس میں ہر ایک دوسرے کو تلقین کرے، اپنی اولاد، اپنے گمراہوں، پڑوسیوں اور مسلمانوں کے ساتھ اسے ادا کرے، اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کی خاطر، اور منافقین کی مشاہد سے بچتے کی خاطر جن کا اللہ نے بڑی مذموم صفات کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور ان میں نہایت مذموم صفت نماز کے سلسلے میں سستی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يَرَاوُنَ النَّاسَ وَلَا يَذَكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا، مُذَبِّذِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هُزُلَاءِ وَلَا إِلَى هُزُلَاءِ وَمَن يُضْلِلَ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا﴾ النساء :

- ۱۴۲، ۱۴۳ -

(بیک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں، اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدله دینے والا ہے اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کامیابی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام کرنے تھے ہیں، وہ کفر و ایمان کے درمیان صحیح فیصلہ کرنے میں متعدد ہیں، نہ

پورے ان کی طرف ہیں نہ صحیح طور پر ان کی طرف، اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے تو تم اس کے لئے کوئی راہ ہدایت نہ پاؤ گے۔

☆ نماز باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہنا نماز کو بالکل یہ چھوڑنے کا اہم ترین سبب ہے، اور یہ معلوم ہے کہ نماز چھوڑنا کفر، گمراہی اور اسلام سے خارج ہو جانا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفَّارِ وَالشَّرِكَ تَرَكَ الصَّلَاةَ“ مسلم۔

(مومن آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے)۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ”الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ“۔

(ہمارے اور ان کے درمیان عہد و میثاق نماز ہے جس نے اس کو چھوڑا اس نے کفر کیا)۔

نماز کی اہمیت، اس کے وجوب، مشروع طریقے پر اس کی ادائیگی اور اس کے چھوڑنے کے سلسلے میں وعید کی آیتیں اور حدیثیں بہت ہیں۔

☆ مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے نیز اللہ کے غصب اور عذاب سے ڈرتے ہوئے نماز کی اوقات کے ساتھ پابندی کرے اور اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے گھروں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔

☆ جب بھی حق ظاہر ہو جائے اور دلیل معلوم ہو جائیں تو پھر اسے چھوڑ کر کسی اور کی بات ماننا صحیح نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِن تَنَازَّ عَثْمَمٌ فِي شَيْءٍ فَكُرُّتُوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنٌ تَأْوِيلٌ لِّلْأَئِمَّةِ﴾ النساء: ۵۹۔

(اگر کسی چیز میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اسے لوہا و اللہ اور رسول کی طرف اگر تمہارا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے، یہ بہتر ہے، اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَلَيَحْدُرَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبُهُمْ فِتْنَةً أَوْ يُصِيبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ النور: ۱۳۔

(ستو! جو لوگ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ آپنچے)۔

☆ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں بہت سارے فوائد اور بہت ساری مصلحتیں ہیں جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں، جیسے باہمی تعارف، خیر و تقویٰ پر آپسی تعاون، حق کی تلقین اور اس پر صبر کرنا، بچپنے رہنے والے کی تشجیع، بے علم کی تعلیم، منافقین سے دور رہنا اور انہیں رنج و غم میں بدلانا، اللہ کے بندوں میں شعائر کو بلند کرنا اور قول و عمل کے ذریعہ اللہ کی طرف دعوت دینا وغیرہ۔

اللہ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی کی توفیق عطا
کرے، اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارت، برے اعمال اور کفار و مخالفین کی
مشابہت سے بچائے، آمین۔



وضو، غسل، نماز

وضوء: پاکی حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے جو حدث اصر (جیسے پیشاب، پاکخانہ، ہوا کا خروج، گہری نیند اور اونٹ کا گوشت کھانے) سے واجب ہوتا ہے۔

وضو کا طریقہ:

۱- دل سے وضو کی نیت کرے، زبان سے نہ کہے، کیونکہ نبی ﷺ نے نہ تو نماز اور وضو میں زبان سے نیت کی اور نہ ہی کسی اور عبادت میں، اللہ تعالیٰ دل کی حالت جانتا ہے، لہذا زبان سے اللہ کو خبر دینے کی ضرورت نہیں۔
۲- ”بِسْمِ اللَّهِ“ کہے۔

۳- اپنی دونوں ہاتھیلوں کو تین بار دھوئے۔

۴- تین بار کلپی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔

۵- پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئے، ایک کان سے دوسرے کان تک چوڑائی میں اور سر کے بالوں کی ابتداء سے داڑھی کے آخری حصہ تک لمبا میں۔

۶- دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، انگلیوں کے سرے سے کہپوں تک، پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں۔

۷- ایک مرتبہ سر کا مسح کرے، دونوں ہاتھوں کو ترکر کے سر کے اگلے

حصہ سے شروع کرے اور آخر تک لے جائے پھر اسی جگہ واپس لے آئے۔

۸- ایک بار کانوں کا مسح کرے، دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ پر مسح کرے۔

۹- پھر دونوں پیروں کو انگلوں کے سرے سے ٹخنوں تک تین مرتبہ دھونے، پہلے داہن پیر پھر بایاں۔

غسل

غسل: وہ طہارت ہے جو حدث اکبر (مثلاً حیض اور جنابت) سے واجب ہوتی ہے۔

غسل کا طریقہ:

۱- دل سے غسل کی نیت کرے، زبان سے کچھ نہ کہے۔

۲- "بسم اللہ" کہے۔ ۳- پھر مکمل وضو کرے۔

۴- سر پر پانی ڈالے، جب سر بھیگ جائے تو تین مرتبہ جسم پر پانی بھائے۔

۵- سارے بدن کو دھوئے۔

تیم

تیم: وہ طہارت ہے جو پانی نہ ملنے یا اس کے استعمال سے نقصان پہنچنے کی صورت میں وضو اور غسل کے بد لے واجب ہوتی ہے اور یہ مٹی کے ذریعہ

حاصل کی جاتی ہے۔

تیم کا طریقہ:

و ضریباً غسل جس کے بد لے تیم کرنا مقصود ہو اس کی نیت کرے، پھر زمین پر یاد حoul پڑی دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور اس سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھیلوں کو مل لے۔

نماز

نماز: اقوال و افعال پر مشتمل ایک عبادت ہے جس کا پہلا رکن بکیر ہے اور آخری رکن سلام۔

جب آدمی نماز کا ارادہ کرے اگر حدث اصغر ہو تو سب سے پہلے وضو کرے، اور اگر حدث اکبر ہو تو غسل کرے، اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ ہو تو تیم کرے، اپنا بدن، کپڑا اور نماز کی جگہ کو نجاست سے پاک کرے۔

نماز کی کیفیت:

- اپنے پورے جسم سے بغیر انحراف والفات کے قبلہ کا استقبال کرے۔
- جو نماز پڑھنا مقصود ہو اس کی دل سے نیت کرے، زبان سے نہ کہے۔
- پھر بکیر تحریک یعنی "اللہ اکبر" کہے، اور بکیر کے وقت اپنے دونوں

ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

۴- پھر دامیں ہتھیلی کو باسیں ہتھیلی کی پشت پر سینے پر رکھے۔

۵- پھر دعاء استغفار پڑھے اور کہے: "اللَّهُمَّ بَا عِدْبَنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
بَا عَدَتْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَفَقَ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يَنْقَنِي التَّوْبَ
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ"۔

(اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے
دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے، یا انکی! مجھ کو میرے
گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اے
اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی برف اور اولوں سے دھو دے)۔

یا یہ دعا پڑھے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى
جَدْكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

(اے اللہ تو پاک ہے، ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ اور
بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی، اور تیرے سوا کوئی سچا معبود
نہیں)۔

۶- پھر استغاثہ یعنی "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"۔

۷- پھر بسم اللہ کہے اور سورہ فاتحہ پڑھے، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ★
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ★ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ★ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ★ إِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينَ ☆ اهْلِنَا الصَّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صِرَاطُ الدِّينِ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرَ المَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ☆

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو براہمیان نہایت رحم والا ہے، سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، براہمیان نہایت رحم کرنے والا ہے، بدلتے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور صرف توحہ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سید گھی اور پچی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی راہ نہیں جن پر غصب نازل کیا گیا، اور نہ مگر اہوں کی۔

سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین کہے، یعنی اے اللہ تو قبول فرمائے۔

۸- سورہ فاتحہ کے بعد جتنا ہو سکے قرآن پڑھے، نماز نجمر میں قراءت لمبی کرے۔

۹- پھر رکوع کرے، یعنی اللہ کی تعلیم کی خاطر اپنی پیٹھے جھکا دے، رکوع کے وقت اللہ اکبر کہے اور اپنے موذن ہوں تک ہاتھ اخھائے، رکوع کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پیٹھے جھکائے اور سر اس کے برابر ہو، دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

۱۰- رکوع میں تمن مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيِ الْعَظِيمِ" (پاک ہے میرا عظمت والا رب) کہے، اور اگر یوں کہے تو زیادہ بہتر ہے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ،

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ۔

(پاک ہے تو یا الٰہی! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ،
یا الٰہی! مجھ کو بخش دے)۔

۱۱- پھر رکوع سے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ (جس نے اللہ کی تعریف کی
اس کی اللہ نے سن لی) کہتے ہوئے سرا اٹھائے، اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں
کے برابر اٹھائے۔

مقدتی ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ نہ کہے، بلکہ ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہے،
(یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی لئے تمام تعریف یہیں ہیں)۔

۱۲- رکوع سے انٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھے ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ
السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شَيَّءْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ“۔

(اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے، آسمانوں بھر، زمین بھر، اور اس چیز
بھر جو تو اس کے بعد چاہے)۔

۱۳- پھر اللہ کے خاطر خشوع اختیار کرتے ہوئے پہلا سجدہ کرے، سجدہ
کرتے وقت ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہے، اور سات اعضاء پر سجدہ کرے، پیشانی ناک کے
ساتھ، دونوں ہاتھیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر، اپنے دونوں بازوں کو
پہلو سے دور رکھے، ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھائے، اپنی انگلیوں کو قبلہ رخ
رکھے۔

۱۳- سجدہ میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى" کہے (پاک ہے نیر الجد پروردگار)، اور اگر یہ بھی کہے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" تو بہتر ہے۔

(اے اللہ تو پاک ہے، اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ! بخش دے مجھ کو)۔

۱۵- پھر "اللَّهُ أَكْبَر" کہتے ہوئے سجدہ سے سراخھائے۔

۱۶- دونوں سجدوں کے درمیان بائیس چھوٹ پر بیٹھے، دلیاں پاؤں کھڑا رکھے، دلیاں ہاتھ دائیں ران کے کنارے گھنٹے سے متصل رکھے، آخری دو انگلیاں (خصر، بصر) سیست لے، شہادت کی انگلی اٹھائے رکھے اور دعا کے وقت حرکت دے، نیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقة بنائے، بیان ہاتھ بائیس ران کے کنارے گھنٹے سے متصل رکھے اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوں۔

۱۷- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ دعا پڑھے "رَبَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَاجْبِرْنِي، وَغَافِرْنِي"۔

(اے میرے رب میری مغفرت فرم، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے، میرے نقص کو پورا کر اور مجھے عافیت دے)۔

۱۸- پھر پورے خشوع کے ساتھ پہلے کی طرح اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے۔

۱۹- پھر دوسرے سجدہ سے ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے، البتہ اس میں ذماعہ استثناء نہ پڑے۔

۲۰- دوسری رکعت مکمل کر لینے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا اسی طرح میسٹھے جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بینٹا تھا۔

۲۱- اس جلسہ میں تشہد پڑھے اور یوں کہے: ”التحیاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّبَیَّاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔“

(زبان کی عبادت، بدن کی عبادت، اور مال کی عبادت صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اے نبی! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد و برحق نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، پیشک تو تعریف کے قابل بزرگ والا ہے۔

اے اللہ! برکت بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم
اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے)۔

پھر یہ دعا پڑھے ”أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمْ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ“۔

(میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے
سے اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کی جو چاہے دعا کرے۔

۲۲۔ پھر ”السلام علیکم و رحمۃ اللہ“ کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام

پھیرے۔

۲۳۔ اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہو تو تشهد اول میں صرف التحیات

”أشهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ تک پڑھے۔

۲۴۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک

اٹھائے۔

۲۵۔ بقیہ نماز بھی دوسری رکعت ہی کی طرح ادا کرے، البتہ قیام میں
صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

۲۶۔ پھر توڑک کرتے ہوئے بیٹھ جائے بایس طور کہ دلیاں پیر کھڑا رکھے
اور بایاں پیر دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لے اور زمین پر آرام سے بیٹھ

جائے، اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر پہلے تشبید کی طرح رکھے۔

۲۷- اس تعداد میں مکمل تشبید یعنی "التحیات" درود اور دعائیں پڑھے۔

۲۸- پھر "السلام علیکم ورحمة الله" کہتے ہوئے دائیں سلام پھیرے اور اسی طرح بائیں بھی کرے۔



نماز میں مکروہ چیزیں

- ۱- نماز میں سریانگا ہیں اور اُدھر پھیرنا مکروہ ہے، اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا حرام ہے۔
- ۲- (فضول) غیر ضروری اور بیکار حرکتیں کرنا مکروہ ہے۔
- ۳- ایسی چیزیں بھی ساتھ رکھنا مکروہ ہے جس سے نمازی کی توجہ ہٹ جائے جیسے کوئی وزنی یا رنگیں چیز۔
- ۴- کمر پر ہاتھ رکھنا بھی مکروہ ہے۔

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

- ۱- جان بوجھ کر تھوڑی گفتگو کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔
- ۲- قبلہ کے بجائے پورے جسم کو کسی اور طرف پھیر لینے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔
- ۳- ہوانکلنے اور عسل یا وضو واجب کرنے والی ہر چیز سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔
- ۴- غیر ضروری مسلسل زیادہ حرکت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔
- ۵- بُنی سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ تھوڑی بھی آیوس نہ ہو۔

۶- جان بوجھ کر رکوع، سجده، قیام، یا قعدہ زیادہ کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۷- جان بوجھ کر ارکان کی ادائگی کے لئے امام سے سبقت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔



سجدہ سہو کے احکام

۱- اگر نمازی بھول کر نماز میں رکوع، سجدہ، قیام یا قعدہ کا اضافہ کر دے تو سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس بھولنے کے عوض دو سجدہ کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے۔

مثال: اگر ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا پھر اسے یاد آگیا یا کسی نے یاد دہانی کرادی تو وہ بغیر "اللہ اکبر" کہے بینہ جائے اور آخری تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر دو سجدہ کرے اور سلام پھیر دے، اسی طرح اگر زیادتی کا علم نماز سے فراغت کے بعد ہو سکا تو بھی دو سجدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

۲- اگر نماز مکمل ہونے نے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا، پھر جلد ہی یاد آگیا، یا کسی نے یاد دلا دیا اس طرح کہ نماز کے چھوٹے ہوئے حصہ کو نماز کے پہلے حصہ پر بناء کر سکتا ہے تو باقی نمازاں پر پوری کرے، اور سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ سلام پھیرے۔

مثال: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور بھول کر تمیری ہی رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر یاد آگیا تو اسی کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر دوبارہ سلام پھیر لے، اور سہو کے دو سجدہ کرنے کے بعد پھر سلام پھیر لے، لیکن اگر لمبے وقفہ کے

بعد یاد آیا تو از سر نماز کا اعادہ کرے گا۔

۳۔ اگر واجبات نماز میں سے کوئی چیز مثلاً تشهد اول وغیرہ بھول گیا تو اس کی تلافی کے لئے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ کرے، اس کے علاوہ اس پر اور کوئی چیز نہیں، اگر جائے وقوع سے مفارقت سے پہلے یاد آگیا تو پورا کر لے اور اس پر کچھ نہیں، اور اگر جائے وقوع سے مفارقت کے بعد مگر قریب ہی یاد آگیا تو واپس ہو کر مکمل کر لے گا۔

مثالاً: تشهد اول بھول گیا اور تیسری رکعت کے لئے مکمل طور پر کھڑا ہو گیا تو دوبارہ نہیں بیٹھے گا، بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا، اور اگر تشهد کے لئے بیٹھا مگر تشهد پڑھنا بھول گیا اور کھڑے ہونے سے پہلے یاد آگیا تو تشهد پڑھے گا اور اپنی نماز مکمل کرے گا، اس پر کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا مگر مکمل طور پر کھڑے ہونے سے پہلے یاد آگیا تو پلٹ کر بیٹھ جائے گا اور تشهد پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے گا، لیکن کچھ علماء کا خیال ہے کہ ایسی صورت میں سہو کے دو سجدے کرے گا، کیونکہ کھڑے ہو کر اس نے اپنی نماز میں زیادتی کر دی تھی، واللہ اعلم۔

۴۔ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ دور کعت پڑھا ہے یا تین، اور کوئی پہلو راجح نہ معلوم ہو تو یقین یعنی کم پر بناء کرے گا، اور سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا۔

مثال: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور دوسری رکعت میں شک ہو گیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسرا، اور کوئی راجح پہلو نہ معلوم ہو تو اس کو دوسری رکعت مان کر باقی نماز کامل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ کرے۔

۵۔ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ دور رکعت پڑھا ہے یا تین اور کوئی پہلو راجح معلوم ہو تو غالب گمان پر بنا کرے گا خواہ کم ہو یا زیادہ اور سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔

مثال: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور دوسری رکعت میں شک ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسرا، اور غالب گمان یہ ہوا کہ تیسرا رکعت ہے تو اسے تیسرا ہی رکعت مان کر باقی نماز اسی پر کامل کرے اور سلام پھیر دے، پھر ہو کے دو سجدے کرے اور سلام پھیرے۔

لیکن اگر شک نماز سے فراغت کے بعد ہو تو اس پر کوئی توجہ نہ دے، مگر اسی صورت میں جب اسے کسی چیز کا لیقین ہو جائے۔

اور اگر اسے اکثر و بیشتر شک ہوتا رہتا ہو تو شک کی طرف توجہ بالکل نہ دے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ واللہ اعلم۔



مریض کی طہارت کا طریقہ

- ۱- مریض پر ضروری ہے کہ پانی سے پانی حاصل کرے، اگر حدث اصغر ہو تو خوبصورت کرے اور حدث اکبر ہو تو غسل کرے۔
- ۲- اگر کسی مجبوری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو مثلاً پانی میسر نہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، یا شاخ میں تاخیر ہو سکتی ہو تو تمیم کر لے۔
- ۳- تمیم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پاک زمین پر ایک بار مارے اور اس کو اپنے چہرے پر پھیر لے، پھر دونوں ہاتھیلوں کو ایک دوسرے پر مل لے۔
- ۴- اگر خود طہارت نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اسے خوبصورت کرائے۔
- ۵- اگر خوبصورت کسی عضو میں زخم ہو اور پانی سے دھونا نقصان دہ ہو تو اس پر مسح کر لے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کو پانی سے ترکر کے اس پر پھیرے، اور اگر مسح بھی نقصان دہ ہو تو اس کے لئے تمیم کرے۔
- ۶- اگر بعض اعضاء پر پٹی یا پلاسٹر ہو تو اسے دھونے کے بجائے مسح کرے، تمیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسح غسل کا بدل ہے۔
- ۷- دیوار پر تمیم کرنا یا کسی ایسی پاک چیز پر جس پر غبار ہو جائز ہے، اگر

دیوار کسی ایسی چیز سے پلاسٹر کی ہوئی ہو جو منی کے جنس سے نہیں ہے تو اس پر تمہم نہ کرے، ہاں اگر اس پر غبار ہو تو جائز ہے۔

-۸- اگر زمین پر یادِ دیوار پر یا کسی ایسی چیز پر جس پر غبار ہو تمہم کرنا مشکل ہو تو برتن یا کپڑے میں مٹی رکھ کر اس پر تمہم کیا جا سکتا ہے۔

-۹- اگر کسی نماز کے لئے تمہم کرے اور دوسری نماز تک اس کی طہارت باقی رہے تو اس تمہم سے دوسری نمازو پڑھی جا سکتی ہے، دوسری نماز کے لئے تمہم ضروری نہیں، کیونکہ اس کی طہارت باقی ہے اسے ختم کرنے والی چیز پیش نہیں آئی۔

-۱۰- مریض پر ضروری ہے کہ اپنے جسم کو تمام نجاستوں سے پاک کرے، اگر ممکن نہ ہو تو اسی حال میں نمازو پڑھ لے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اسے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

-۱۱- مریض پر ضروری ہے کہ پاک کپڑوں میں نمازو پڑھے اگر کپڑے ناپاک ہو جائیں تو ان کا دھونا یا پاک کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نمازو پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو گی، اس کا اعادہ نہیں ہے۔

-۱۲- مریض کو چاہئے کہ پاک چیز پر نمازو پڑھے، اگر اس کی جگہ گندی ہو جائے تو اسے دھونا یا کسی پاک چیز سے بدلتا ضروری ہے، یا اس پر کوئی چیز بچھا دی جائے، اور اگر ممکن نہ ہو تو اسی حال میں نمازو پڑھ لے، اس کی نماز صحیح

ہو گی، اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۱۳۔ طہارت نہ کر سکنے کے عذر سے نماز کو وقت سے مؤخر کرنا درست نہیں ہے، بلکہ جس مکانہ حد تک طہارت حاصل کر سکتا ہو کرے، اور وقت پر نماز ادا کرے خواہ اس کے بدن، کپڑے یا جگہ پر ایسی نجاست ہو جس کا ازالہ ناممکن ہو۔



مریض کی نماز کا طریقہ

۱- مریض کو چاہئے کہ فرض نماز کھڑا ہو کر ادا کرے، اگرچہ جھکا ہوا ہو یا اگر سہارے کی ضرورت ہو تو دیوار یا چھڑی وغیرہ پر نیک لگائے ہوئے ادا کر سکتا ہے۔

۲- اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی جگہ چار زانوں ہو کر بیٹھے۔

۳- اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اپنے پہلو پر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے، داہنا پہلو افضل ہے، اگر قبلہ کی طرف رخ نہ ہو سکے توجہ ہر بھی رخ ہو اسی حال میں نماز ادا کرے، اس کی نماز صحیح ہو گی، اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۴- پہلو پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے، سر تھوڑا سا بلند کرنا افضل ہے تاکہ قبلہ کی طرف چہرہ ہو جائے، اگر پاؤں قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو توجہ ہر بھی ہوں نماز ادا کر لے، نماز صحیح ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵- مریض پر نماز میں رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہے، اگر استطاعت نہ ہو تو سر کے ذریعہ ان کا اشارہ کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکئے، اگر

رکوع کر سکتا ہو اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو رکوع کرے اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے، اور اگر سجدہ کر سکتا ہو تو رکوع نہ کر سکتا ہو تو رکوع کے لئے اشارہ کرے اور سجدہ مکمل کرے۔

۶- اگر رکوع اور سجدہ میں سر کا اشارہ نہ کر سکتا ہو تو آنکھوں کے ذریعہ اشارہ کرے، رکوع کے لئے تھوڑی دیر تک آنکھ بند کرے اور سجدہ کے لئے اس سے زیادہ وقت تک بند کرے، انگلی کے ذریعہ اشارہ کرنا جیسا کہ بعض مریض کرتے ہیں صحیح نہیں ہے، کتاب و سنت اور اہل علم کے اقوال میں اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے۔

اگر سر سے اشارہ نہ کر سکتا ہو نہ آنکھ سے تو صرف دل کے ذریعہ نماز ادا کرے، تکبیر کہے، قراءت کرے، رکوع، سجدہ، قیام اور بیٹھنے کی دل سے نیت کرے، ہر انسان کو اس کی نیت کا اجر ملتے گا۔

۷- مریض پر ضروری ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرے، ہر وہ چیز جو واجب ہو اس پر جتنی قدرت ہو اتنا ادا کرے، ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنا مشکل ہو تو ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کر سکتا ہے، چاہے جمع تقدیم کرے یعنی عصر کو ظہر کے ساتھ (ظہر کے وقت میں) اور عشاء کو مغرب کے ساتھ (مغرب کے وقت میں) پڑھے، یا جمع تاخیر کرے یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ (عصر کے وقت میں) اور مغرب کو عشاء کے ساتھ (عشاء کے وقت

میں) ادا کرے، جس میں اس کو سہولت محسوس ہو، فجر کی نماز پہلے یا بعد کی نماز کے ساتھ جمع نہیں کی جاسکتی۔

۹۔ اگر مر یعنی حالت سفر میں ہو یعنی کسی دوسرے ملک میں علاج کر رہا ہو تو وہ چار رکعت والی نماز میں قصر کرے گا، اپنے وطن لوٹنے تک ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں دو دور رکعت ادا کرے گا خواہ مدت سفر طویل ہو یا مختصر۔

محمد بن صالح الشیمین



نماز کی شرطیں

نماز کی نوشہ طیں ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تیز (۴) باوضو ہونا (۵) نجاست سے پاکی
 (۶) شرم گاہ کی پرداہ پوشی (۷) وقت کا داخل ہونا (۸) قبلہ رخ ہونا (۹) نیت۔
پہلی شرط: اسلام ہے، اس کی ضد کفر ہے اور کافر خواہ کوئی بھی عمل کرے
 اس کا ہر عمل مردود ہے، اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿مَا كَانَ
 لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمَرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ
 حَبَطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ﴾ التوبہ: ۱۷۔

(مناسب نہیں کہ مشربک اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں در آں حالیکہ
 وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں، ان کے اعمال غارت و اکارت ہیں، اور وہ
 دامنی طور پر جہنمی ہیں)۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ﴿وَقَدْمَنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
 مَثْوُرًا﴾ الفرقان: ۲۳۔

(اور انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں
 پرا گندہ ذروں کی طرح کر دیا)۔

دوسری شرط: عقل ہے، اس کی ضد جنون ہے، (جنون) پاگل جب تک

ہوش میں نہ آجائے مکف نہیں ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: ”رُفعَ الْقَلْمَ
عَنِ الْمَلَأَةِ: النَّاسُ هُنَّا يَسْتَيْقِظُونَ، وَالْمَجْنُونُ هُنَّا يُفْقِيْقُ، وَالصَّفِيرُ هُنَّا
يَبْلُغُ“ (۱۶)۔

(تمن لوگوں سے قلم انھادیا گیا ہے، سونے والا جب تک کہ جاگ نہ
جائے، مجذون جب تک کہ ہوش نہ آجائے، پھر جب تک بالغ نہ ہو جائے)۔
تیری شرط: تمیز ہے، اس کی ضد بچپن ہے، اس کی حد سات سال ہے،
پھر نماز کا حکم دیا جائے گا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”مُؤْمِنُوْا بَنَاءً كُمْ بِالصَّلَاةِ
لِسَبْعٍ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا عَشْرًا، وَلَرْقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ“ (۲)۔

(اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس سال کی عمر میں اس
کے لئے انہیں مارو، اور ان کے بستہ الگ کر دو)۔

چوتھی شرط: حدث دور کرنا یعنی وضو کرتا ہے، وضو واجب کرنے والی چیز
حدث ہے اور وضوء صحیح ہونے کے لئے دس شرطیں ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) اختمام تک وضو توڑنے کی نیت نہ کرنا
(۵) سبب وضو کا ختم ہو جانا (۶) وضو سے پہلے پانی، پھر ذہینے وغیرہ سے پاکی

(۱) احر (۲، ۳۳) وابوداود (۳۳۹۸) وابن ماجہ (۲۰۳۱) والسائل (۳۲۳۲)، امام حاکم نے اسے
صحیح قرار دیا ہے (۵۹۲)۔

(۲) ابوداؤد (۳۹۶، ۳۹۵)، واحم (۱۸۷، ۲)، حاکم (۱۷۶)، عاصم البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

حاصل کر لینا (۸) پانی کا پاک اور مباح ہوتا (۹) جلد تک پانی کے پہنچنے میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا (۱۰) نماز کا وقت داخل ہو جانا، یہ شرط اس کے لئے ہے جس کی تاپاکی دائیگی ہو۔

اس کے چھ فرائض ہیں:

- ۱- چہرہ دھونا، اسی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھی شامل ہے، چہرہ دھونے کے حدود یہ ہیں: سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک، اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک۔
- ۲- دونوں ہاتھوں کو کہبیوں سمیت دھونا۔
- ۳- پورے سر کا کافیوں سمیت مسح کرنا۔
- ۴- دونوں چیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔
- ۵- ترتیب کا لحاظ رکھنا۔
- ۶- تسلیل (یعنی پے در پے دھونا)۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا فَعَلْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدۃ: ۶)۔

(اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے انھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو

ہمیوں سمیت دھواو، اپنے سروں کا سچ کرو اور اپنے پاؤں کو تکنوں سمیت دھو
(لو)۔

ترتیب کی دلیل یہ حدیث ہے: "ابدأو ابْمَادَ اللَّهُ بِهِ"۔

(اللہ نے جس سے شروع کیا تم بھی اسی سے شروع کرو)۔

تلسل کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے قدم میں درہم کے برابر ڈسکل دیکھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ نے دوبارہ اسے دھو کرنے کا حکم دیا^(۱)۔

اگر یاد ہو تو "بسم اللہ" کہنا واجب ہے^(۲)۔

وضوء توڑنے والی چیزیں آٹھ ہیں:

۱- دونوں راستوں (آگے یا پیچے) سے نکلنے والی نجاست۔

۲- جسم سے نکلنے والی بہت زیادہ نجاست۔

۳- ہوش چلا جانا۔

۴- شہوت سے عورت کو چھوٹا۔

(۱) دارقطنی (۱۰۹۱)۔

(۲) اس کی دلیل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے: "لَا صَلَوةٌ لِمَنْ لَا وَصُوهُ لَهُ، وَلَا وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَنْهُ" دیکھئے منhadham (۲/۳۱۸)، وابوداود (۱۰۱) وابن ماجہ (۳۹۸)۔

۵۔ اگلی یا پچھلی شر مکاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ سے چھوٹا۔

۶۔ اونٹ کا گوشت کھانا۔

۷۔ میت کو غسل دینا۔

۸۔ اسلام سے پھر جانا (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)۔

پانچویں شرط: بدن، کپڑوں اور جگہ سے نجاست دور کرنا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَثِيَابَكُ فَطَهِرْ﴾ (المدثر: ۴)۔

(اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے)۔

چھٹی شرط: ستر ڈھانکنا، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ قدرت کے باوجود نگئے نماز پڑھنے والے کی نماز باطل ہے، مرد کی ستر ناف سے گھٹنے تک ہے، آزاد عورت کا چہرہ کے علاوہ سارا جسم ستر ہے، اس کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے: ﴿يَا بَنِي آدَمْ خُذُوا زِينَتَكُمْ إِنَّمَا مَسِيْدُهُ الْأَعْرَافُ﴾ (الأعراف: ۳۱)۔

(اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو)۔

ساتویں شرط: وقت کا داخل ہوتا، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی اول وقت اور آخری وقت میں امامت کرائی اور کہا: ”یا مُحَمَّدُ الصَّلَاةُ بَيْنَ هَذَيْنَ الْوَقَيْنِ“^{۱۶})۔

(۱) ابو داود (۳۹۳)، ترمذی (۱۳۹)، حاکم (۱/۱۹۳)، احمد (۳۰/۳).

(اے محمد نماز ان دو وقوتوں کے درمیان ہے)۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے : ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْفُوتًا﴾ مومنوں پر نمازو وقت مقررہ پر فرض ہے۔

وقات کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے : ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسْقِ الظَّلَلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ الْفَجْرَ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (الاسراء: ۷۸)۔
(نماز قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کی تاریکی تک اور نمر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً نمر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے)۔

آٹھویں شرط: قبلہ رخ ہونا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے : ﴿فَدَرَأَنَا لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَا يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۶۷)۔
(هم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کر دیں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں گے، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیر اکریں)۔

نویں شرط: نیت ہے، جس کی جگہ دل ہے، زبان سے کہنا بدعت ہے، اس

کی دلیل یہ حدیث ہے: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّيَّاتِ، وَإِنَّمَا إِلَّا كُلُّ امْرٍ مَا نَوَى“^(۱)۔ (اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق بدله ملے گا)۔

نماز کے چودہ اركان ہیں:

- (۱) قدرت ہو تو کھڑے ہونا
- (۲) تکبیر تحریک
- (۳) سوہ فاتحہ پڑھنا
- (۴) رکوع
- (۵) رکوع کے بعد قومہ میں کھڑے ہونا
- (۶) سات اعضاء پر سجدہ کرنا
- (۷) سجدہ سے سراہننا
- (۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا
- (۹) تمام افعال میں اطمینان و سکون کا ہونا
- (۱۰) اركان میں ترتیب کا ہونا
- (۱۱) آخری تشهد
- (۱۲) تشهد کے لئے بیٹھنا
- (۱۳) نبی ﷺ پر درود پڑھنا
- (۱۴) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

پہلا رکن: قدرت ہو تو کھڑے ہونا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:
 هُوَ حَافِظُهُمْ عَلَى الصَّلَواتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُوُمُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ ﴿۶﴾
 البقرۃ: ۲۳۸۔

(نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے با ادب کھڑے رہا کرو)۔

(۱) بخاری (۱) سلم (۷۱۹۰)۔

دوسرارکن: سُكَبِير تحریمہ، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: ”تَعْرِيمَهَا
النَّكَبَرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ“^(۱۶)۔

(سُكَبِير نماز کے مساوا چیزوں کو حرام کرتی ہے اور سلام اسے حلال کرتا ہے)۔

اس کے بعد دعاء استفتاح پڑھتی چاہئے اور یہ سنت ہے، دعاء استفتاح یہ ہے: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ
غَيْرُكَ“۔

یعنی اسے اللہ تیری پاکی بیان کرتا ہوں جو کہ تیرے جلال کے شایان شان ہے، اور تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بہت با برکت ہے کیونکہ تیرے ذکر سے برکت حاصل کی جاتی ہے، تیری عظمت بڑی بلند ہے، آسمان و زمین میں تیرے علاوہ کوئی معبد برحق نہیں۔

﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ اَعُوذُ کا مطلب ہے میں تیری پناہ اور تیرا سہارا چاہتا ہوں، شیطان مردود کے شر سے حفاظت کے لئے جو تیری رحمت سے دھنکارا گیا، کیونکہ شیطان میرے دین اور میری دنیا میں نقصان ہو نچانے کے درپے ہے۔

(۱) ابو داؤد (۲۱۸، ۲۱)، ترمذی (۳)، واحد (۱/ ۲۲۹، ۲۲۳)، ابن ماجہ (۲۷۵) حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اصحاب نعم نے اسے صحیح مندرجہ ذکر کیا ہے۔

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا کرن ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ”لا صلٰوة لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“^(۱) (جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی)۔ سورہ فاتحہ کو ”ام القرآن“ قرآن کی اساس بھی کہا جاتا ہے، پھر ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کہے تاکہ برکت و مدد حاصل ہو، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ الحمد سے مراد شا (تعریف) ہے، الحمد کا الف لام استغراق کے لئے، یعنی ہر قسم کی تعریف کو شامل ہے، لیکن ایسی خوبی جس میں انسان کی طاقت کا داخل نہ ہو جیسے جمال وغیرہ تو اس تعریف کو مدح کہتے ہیں نہ کہ حمد۔

”رَبُّ الْعَالَمِينَ“ رب سے مراد خالق، معبود، رازق، مالک، تصرف کرنے والا، ساری مخلوقات کی اپنی نعمتوں کے ذریعہ پرورش کرنے والا، اللہ کے سوا تمام چیزیں عالم میں شامل ہیں، وہ سب کارب ہے، ”الرَّحْمَنِ“ ساری مخلوقات کے لئے اس کی رحمت عام ہے، ”الرَّحِيمِ“ اسی رحمت جو مومنین کے لئے خاص ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ الأحزاب: ۴۳۔

(اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے)۔

”مَا لِكِ يَوْمُ الدِّينِ“ حساب اور بدله کا دن، وہ دن جس میں ہر شخص کو اس

(۱) بخاری (۵۶۷) و مسلم (۳۹۲)۔

کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَدْرَاكُمَا يَوْمَ الدِّينِ، ثُمَّ مَا أَدْرَاكُمَا يَوْمَ الدِّينِ، يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسَكُنَفْسٍ شَيْنَاوَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ﴾ الانفطار: ۱۷ - ۱۹۔

(تجھے کیا خبر ہے کہ بد لے کا دن کیا ہے، میں پھر کہتا ہوں کہ - تجھے کیا معلوم کہ جزا اور سزا کا دن کیا ہے، جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا، اور تمام ترا حکام اس روز اللہ ہی کے لئے ہوں گے)۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "الْكَيْسُ مَنْ ذَانَ لِنَفْسِهِ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدِ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مِنْ أَتَىَ نَفْسَهُ هُوَ أَهْوَأُ وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ الْأَمَانِي"۔

(عقلمند ہے جو اپنے نفس کے لئے ذخیرہ اندوڑی کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے، اور عاجز ہو ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کا ماتحت بناتا ہے اور اللہ سے امیدیں لگاتا ہے)۔

"إِيَّاكَ نَعْبُدُ" ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں، تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، یہ اللہ اور بندے کے درمیان عہد ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرے، "وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" یہ اللہ اور بندے کے درمیان معاهدہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے مدد نہ مانگے، "أَهْدَنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ" ہماری ہدایت و رہنمائی فرماء، اس پر ثابت رکھ، صراط سے مراد اسلام ہے، کچھ لوگوں نے رسول اور قرآن بھی مراد لیا ہے، مگر سبھی معانی صحیح ہیں۔

مستقیم: جس میں کسی قسم کی بھی نہ ہو، ”صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ“ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیر انعام ہوا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **هُوَ مَنْ يُطِعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَا وَلِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ اللَّهَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسْنُ أَوْلَئِكَ رَفِيقُهُمْ** النساء: ۶۹۔ (اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی فرمائیر داری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفق ہیں)۔

”غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ“ اس سے یہود مراد ہیں جنہوں نے علم ہونے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا، ”وَلَا الضَّالِّينَ“ اس سے مراد نصاری ہیں جو جہالت و گمراہی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمہیں ان کے راستے سے بچائے، - گمراہ لوگوں کے متعلق اللہ نے ذکر کیا: **فَلَمَّا هَلَّ نَشْكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَلَ الَّذِينَ حَضَلَ سَعِيهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعَانَهُمْ** الكھف: ۱۰۳، ۱۰۴۔

(کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں)۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لَتَبَعَنَ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَلَّوَ الْقَدْةَ

بِالْقَدْرَةِ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جَهَنَّمَ لَدَخَلُتُمُوهُ ” قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَيْهُو
وَالنَّصَارَىٰ، قَالَ: فَمَنْ “ بخاری، مسلم۔

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ہو بہو ضرور چلو گے، حتیٰ کہ اگر وہ
کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، لوگوں نے کہا:
اے اللہ کے رسول! یہود و نصاری مراد ہیں؟ آپ نے کہا: ان کے علاوہ
اور کون ہے)۔

دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا: ”اَفْرَقْتَ الْيَهُودَ عَلَىٰ إِحْدَى
وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَافْرَقْتَ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَسَفَرَتْرَقْ هَذِهِ
الْأُمَّةَ عَلَىٰ ثَلَاثَ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي التَّارِيْخِ إِلَّا وَاحِدَةً، فَلَئِنْ هِيَ يَا
رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ كَانَ عَلَىٰ مِثْلِ مَا نَأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي“ (۱۶)۔

(یہود اکہر فرقوں میں اور نصاری بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور
یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی، سوائے ایک جماعت کے سبھی جہنم میں
جائیں گے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کون جماعت ہو گی؟ آپ نے
فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہو گی)۔

ركوع کرنا اور رکوع کے بعد قومہ میں کھڑے ہونا، سات اعضاء پر سجدہ

(۱) احمد (۲/۳۳۲)، ابو داود (۳۵۹۲)، ترمذی (۲۶۳۰)، ابن ماجہ (۳۹۹۱)، حاکم (۱/۱۲۸)،
صحیح البخاری (۱۰۸۲)، سلسلہ صحیح (۱۳۹۲)۔

کرنا، سجدہ سے سر انھا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی ارکان میں سے ہیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَمُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا﴾ الحج: ۷۷۔

(اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ“ (۱۲)۔

(مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں)۔

تمام افعال کی ادائیگی میں اطمینان محفوظ رکھنا اور ارکان کو ترتیب سے ادا کرنا، اس کی دلیل اس شخص کی حدیث ہے جس نے نماز میں غلطی کی تھی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”بَيْنَمَا نَحْنُ جَلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ارْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصْلِّ فَعَلَّهَا ثَلَاثَةً، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي يَعْثِكُ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا أَحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلَّمْتِنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ لِكُبْرَى، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَ رَأْكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلَّهَا“ (۲۶)۔

(۱) بخاری (۸۰۹، ۸۱۰) و مسلم (۳۹۰)۔

(۲) بخاری (۷۵۷، ۷۵۲)۔

(ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھی، پھر نبی ﷺ کو سلام کیا، آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، تمن مرتبہ اس نے ایسا ہی کیا، پھر اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنائے ہے میں اس سے زیادہ نہیں جانتا، آپ مجھے سکھائیے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر جتنا ممکن ہو قرآن پڑھو، پھر پورے اطمینان سے رکوع کرو، پھر اچھی طرح کھڑے ہو جاؤ، پھر اچھی طرح سجدہ کرو، پھر انٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اسی طرح اپنی پوری نماز میں کرو۔)

آخری تشهد واجبی رکن ہے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں: کہ ہم تشهد فرض ہونے سے پہلے نماز میں اس طرح کہتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِنْ كَاتِلِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّابَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (۱)۔

(۱) بخاری (۸۳۵)۔

(اللہ پر بندوں کی طرف سے سلامتی ہو، جبریل اور میکائیل پر سلامتی ہو، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ پر سلامتی نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلامتی والا ہے، بلکہ اس کی جگہ پر یوں کہو: "التحیات لله والصلوات والکیمات".....الخ۔

”التحیات“ کے معنی ہیں ہر حرم کی تفہیم اللہ کے لئے ہے، جس کا وہ مالک اور مستحق ہے، جیسے جھکنا، رکوع کرنا، سجدہ، دائیٰ بقاء وغیرہ، ہر وہ کام جو رب العالمین کی تفہیم کے لئے کیا جائے اللہ ہی اس کا مستحق ہے، جو شخص ان میں سے کچھ بھی کسی دوسرے کے لئے بجالائے تو وہ مشرک و کافر سمجھا جائے گا، ”صلوات“ سے مراد ساری دعائیں ہیں، ”السلام علیک آیہٰ النبی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“ یعنی آدمی نبی ﷺ کے لئے سلامتی، رحمت اور برکت کی دعائیں کرے، جس ذات کے لئے اللہ سے دعا کی جاتی ہے اسے اللہ کے ساتھ پکارنا غلط ہے، ”السلام علیّنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ“ کہہ کر آدمی اپنے لئے اور زمین و آسمان میں موجود ہر نیک بندے کے لئے سلامتی کی دعا کرے، سلام کرنا دعا ہے، نیک لوگوں کے لئے دعا کی جاتی ہے نہ کہ اللہ کے ساتھ ان کو پکارا جاتا ہے، ”أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہہ کر پورے یقین کے ساتھ آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ زمین و آسمان میں کسی کی عبادت صحیح نہیں ہے ”وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ“ کے ذریعہ محمد ﷺ کے بندہ ہونے کی گواہی دی جاتی ہے، کہ وہ اللہ کے بندے ہیں ان کی عبادت درست

نہیں ہو گی، رسول ہیں ان کو جھلایا نہیں جائے گا، بلکہ ان کی اطاعت اور اتباع
کی جائے گی، اللہ نے انہیں بندگی کے ذریعہ شرف بخشنا پا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ
کا یہ ارشاد ہے: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا
﴾ الفرقان: ۱۔

(بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان
اترا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے)۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ۔“

اللہ کی طرف سے درود کا مطلب ملأاً اعلیٰ میں بندے کی تعریف ہے جیسا
کہ بخاری میں ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ درود کی نسبت اگر اللہ
کی طرف ہو تو ملأاً اعلیٰ میں اللہ کی طرف سے بندہ کی تعریف مراد ہے، اور اگر
فرشتوں کی طرف ہو تو استغفار اور انسانوں کی طرف ہو تو دعا مراد ہے۔

”اللَّهُمَّ بَارُكْ عَلَى مُحَمَّدٍ اور اس کے بعد کے اقوال و افعال سنت
ہیں۔

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے بعد والی تمام تکبیرات (۲) رکوع میں ”سُبْحَانَ رَبِّنَا“

الْعَظِيمِ” کہنا (۳) امام اور منفرد کا ”سَمِيعُ اللَّهِ مَنْ حَمَدَه“ کہنا (۴) سب کا ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہنا (۵) سجدوں میں ”سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى“ کہنا (۶) دونوں سجدوں کے درمیان ”رَبَّ اخْفِرْ لَبِي“ کہنا (۷) تشهد اول (۸) تشهد اول کے لئے بیٹھنا۔

رکن کا مطلب یہ ہے کہ اگر غلطی سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، اور واجبات سے مراد یہ ہے کہ اگر عدم اچھوڑ دیں تو نماز باطل ہے، غلطی سے چھوٹ جائیں تو سجدة سہو کے ذریعہ اس کی حلافی کی جائے گی۔ واللہ اعلم۔



فہرست

عنوان	صفحہ
نماز نبوی کا طریقہ	۳
نماز پا جماعت کی اہمیت (شیخ ابن باز)	۱۷
وضو، عسل اور نماز (شیخ ابن شیمین)	۲۶
وضو	۲۶
عسل	۲۷
شمیم	۲۷
نماز	۲۸
نماز کی مکروہات	۳۶
نماز کو باطل کرنے والی چیزیں	۳۶
سجدہ سہو کے احکام	۳۸
مریض کی طہارت کا طریقہ	۴۱
مریض کی نماز کا طریقہ	۴۲
نماز کی شرطیں (امام محمد بن عبد الوہاب)	۴۷
فہرست	۶۳

محتويات کتاب

چار مسائل کا علم حاصل کرنا۔

☆ بندے کا اپنے رب کی معرفت حاصل کرنا۔

☆ بندے کا اپنے دین کی معرفت حاصل کرنا۔

☆ بندے کا اپنے نبی محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا۔

محتوى الكتاب

☆ معرفة المسائل الأربع

☆ معرفة العبد ربِه

☆ معرفة العبد دينه

☆ معرفة العبد نبيه عليه وسلم

المكتب التعاوني للدعوة بالورضى